فون نمبر ۲۹ . تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD - NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء

عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ دس پیسے

۲۸ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۵ صلح ۱۳۴۲ ہش | ۲۵ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۴ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ جنوری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"رات بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس وقت تک اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھنا چاہیئے جب تک دل مسلمان نہ ہو جائے

دل کے مسلمان ہونے کا وہی وقت ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں حقیقی لذت حاصل کرنے لگے

"اصل بات یہ ہے کہ دل اللہ کے اختیار میں ہے وہ جس وقت چاہتا ہے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے اور اس کو سمجھ آجاتی ہے کہ سچا سرور اور خوشحالی اس میں ہے کہ خدا کو پہچانا جاوے۔ دیکھو میں اس وقت یہ بات تو کر رہا ہوں مگر میرے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ دلوں تک اس کو پہنچا بھی دوں یہ خدا ہی کا کام ہے جو دلوں کو زندہ کرتا ہے اور بیدار کرتا ہے۔ باقی تمام جوارح آنکھ، ہاتھ وغیرہ ایسے ہیں جو انسان کے اختیار میں ہیں۔ مگر دل اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس وقت تک اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھنا چاہیئے جب تک دل مسلمان نہ ہو جاوے اور دل مسلمان نہیں ہوتا جب تک وہ لہو و لعب سے لذت حاصل کرتا ہے۔ اس کے مسلمان ہونے کا وہی وقت ہے جب وہ دنیوی حیثیت سے دل برداشتہ ہو گیا اور دنیا کی لذتیں اور خوشیاں ایک تلخی کا رنگ دکھائی دیتی ہیں جب یہ حالت ہو تو پھر انسان اپنے آپ کو مشاہدہ کرتا ہے کہ میں وہ نہیں رہا بلکہ اور ہو گیا ہوں۔ پھر دل میں ایک کشش پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں لذت حاصل کرتا ہے اور ایسی محبت اسے نماز سے ہو جاتی ہے جیسے کسی اپنے عزیز کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے یہ ہے اصل جزو ایمان کی۔ مگر یہ انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ ہم اس بات کا نمونہ نہیں بتا سکتے اور نہ الفاظ میں اس کو سمجھا سکتے ہیں کیونکہ الفاظ حقیقت کے قائم مقام نہیں ہوتے۔ اس لئے جب یہ حالت آتی ہے تو پھر انسان اپنی گزشتہ زندگی پر حسرت و افسوس کرتا ہے کہ وہ یونہی ضائع ہو گئی کیوں پہلے ایسی حالت مجھ پر نہ آئی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

سالانہ تعلیمی کلاس کے اختتام پر

معلمین وقف جدید کے اعزاز میں الوداعی تقریب

نمایاں امتیاز حاصل کرنیوالے معلمین میں انعامات محترم مولانا شمس صاحب نے تقسیم فرمائے

ربوہ ــــ معلمین وقف جدید کی چھٹی سالانہ تعلیمی کلاس کے اختتام پر مورخہ ۲۳ جنوری کو دفتر وقف جدید کی طرف سے معلمین کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں معلمین اور تعلیمی کلاس کے اساتذہ کے علاوہ بعض دیگر احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ احمد علی صاحب معلم نے کی۔ بعد ازاں مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم نے پنجابی زبان میں اپنی ایک دینی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد وقف جدید کے رکن مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے وقف جدید کے کام اور اس کے خوشکن اثرات پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں بعض اعداد و شمار پیش کر کے بتایا کہ کس طرح وقف جدید

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

غیر ممالک کے تبلیغی حالات

آج مورخہ ۲۵/۱/۶۳ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد محمود میں خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی کے تحت ایک اہم جلسہ ہو رہا ہے جس میں باہر سے تشریف لائے مبلغین اسلام غیر ممالک کے تبلیغی حالات سنائیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ فرمائیں۔ (زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۵ جنوری ۱۹۶۳ء

تحریک "وقفِ جدید"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے چھٹے سال کے آغاز میں جو پیغام دیا ہے وہ احباب الفضل میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام اگرچہ نہایت مختصر ہے۔ مگر اس کا ایک ایک مختصر فقرہ وسیع معنی کا حامل ہے۔ ہم ذیل میں اس پیغام کو پھر نقل کر دیتے ہیں:۔

برادران جماعت!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

وقفِ جدید کو مضبوط کرو

ہمت کرو خدا برکت دے گا۔ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے یہی بتایا تھا کہ میرے زمانہ میں احمدیت پھیلے گی۔ وقف جدید کا کام بہت پھیل رہا ہے چندہ ضرورت سے بہت کم ہے۔

بغیر دفتر کے کوئی کام نہیں ہو سکتا اس لئے اس سال وقف جدید کا دفتر بھی بنے گا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے اور کام میں برکت دے۔ آمین۔

(پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
"خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے یہی بتایا تھا کہ میرے زمانہ میں احمدیت پھیلے گی"۔

ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے عہد ہمایوں میں احمدیت کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے جو جو تحریکیں فرمائی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے رحم اور فضل کے ساتھ سب کی سب نہایت کامیاب ثابت ہوئی ہیں اور ہر تحریک جو آغاز میں ناممکن العمل نظر آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت ڈالتا رہا ہے کہ احباب اسکو ہاتھوں ہاتھ لیتے رہے ہیں۔ اور انجام کار وہ تحریک مضبوط بنیادوں پر قائم ہوتی چلی گئی ہے۔ چنانچہ "تحریک جدید" کے آغاز کے وقت یہی خیال تھا کہ یہ تحریک چند معدودے سالوں کے لئے ہے مگر ہر سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سعی سے یہ تحریک پہلے سے بڑھتی چلی گئی ہے اور آج وہ ایک تناور درخت بن گئی ہے۔

یہ اسی تحریک کا نتیجہ ہے کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام کناروں پر احمدیہ اسلامی مشن قائم ہو گئے ہیں۔ افریقہ، امریکہ اور یورپ جیسے وسیع و عریض براعظموں میں تحریک جدید کی وجہ سے باری تعالیٰ کی توحید اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا پرچم لہرا دیا گیا ہے۔ ان چند سالوں میں خاصکر یورپین ممالک میں اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں صدیوں سے پادری پھیلاتے چلے آ رہے تھے بڑی حد تک ان کا قلع قمع ہو چکا ہے اور اب یورپینوں ہی میں سے ایسے سعید لوگ پیدا ہو گئے ہیں جنہوں نے کھلم کھلا اعتراف کیا ہے کہ اسلام کے ساتھ پادریوں نے انصاف کا برتاؤ نہیں کیا۔

دوسری طرف افریقہ جیسے پسماندہ براعظم میں مشرق و مغرب میں احمدیوں نے اتنے زبردست اسلامی مشن قائم کئے ہیں کہ خود پادری ان کے کام سے گھبرا گئے ہیں اور وہ لوگ جو یہ توقعات لئے بیٹھے تھے کہ سارا افریقہ عیسائیت کی آغوش میں جلدی آ جائیگا آج احمدیہ مشنوں کی وجہ سے اپنے ارادوں اور توقعات میں مایوس ہو چکا ہے۔ اور بڑی بڑی کانفرنسیں کر کے یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ افریقہ میں ان کی سعی و کوشش ضائع جا رہی ہے وہ حیران ہیں کہ احمدیہ مشن باوجود اپنی ناداری اور عیسائی مشنوں کے مقابلہ مال اور طاقت کے لحاظ سے بالکل کمزور ہونے کے کس طرح کامیاب ہو رہے ہیں۔

الغرض آج وہی تحریک جدید جس کا آغاز نہایت معمولی حالات میں ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے میں سب سے آگے ہے۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جس جس تحریک کا آغاز کیا ہے وہ کامیاب ہوتی چلی گئی ہے۔ اور احمدیت دنیا میں پھیلتی چلی گئی ہے۔

"وقف جدید" کی تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سب سے نئی تحریک ہے۔ اس تحریک کا آغاز ہوئے ابھی پانچواں سال ختم ہوا ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں اس کی وسعت اسی حد تک جا پہنچی ہے کہ جو چندہ احباب اس تحریک کو چلانے کے لئے ادا کر رہے ہیں وہ اس کے کام کے مقابلہ میں بہت تھوڑا ہے حقیقت یہ ہے کہ بظاہر یہ تحریک نہایت غریبانہ طریق سے شروع ہوئی ہے لیکن جوں جوں انسان اس کے متعلق غور کرتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دن یہی تحریک اسلام کو دنیا میں از سر نو قائم کرنے کے لئے سب تحریکوں سے بڑھ کر کامگار ثابت ہوگی۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی جو پیشگوئی ہے کہ احمدیت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں پھیلے گی۔ اس کا پورا ظہور اسی تحریک کے ذریعہ سے ہوگا۔

اس تحریک کی خوبی یہ ہے کہ اس کا آغاز نہایت ابتدائی اور ادنےٰ حالات سے خاص قدرتی طریق سے کیا گیا ہے اور اس انداز سے کیا گیا ہے کہ جس سے گویا ہر طبقے کے لوگوں میں اسلامی تعلیمات کی جڑیں قائم ہوتی ہیں۔ جس طرح ایک بچہ جس کی تعلیم و تربیت شروع ہی سے کی جاتی ہے تو وہ بڑا ہو کر زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ اسی طرح وقف جدید کی تحریک عوام کے دلوں میں اسلام کا بیج بونے سے گویا عوامی معاشرے میں اسلامی اخلاق کی اعلےٰ فصل پیدا کرنے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔

اس کے ساتھ ہی احباب کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ تحریک ابھی نہایت ہی نازک دور سے گذر رہی ہے۔ جس طرح ایک بچہ آغاز میں نازک دور سے گذر رہا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں والدین بچہ کی حفاظت اور پرورش کی طرف معمول سے زیادہ توجہ دیتے ہیں اسی طرح ہمیں چاہیئے کہ اس بچہ کی طرف بھی معمول سے زیادہ توجہ دیں خاص کر اس وقت اس تحریک کے لئے دفتر کی سخت ضرورت ہے اور جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے بغیر دفتر کے کوئی کام نہیں ہو سکتا واقعی یہ تحریک بھی بغیر دفتر کے اس طرح ہے۔ جس طرح کوئی بچہ جس کے لئے پرورش کا والدین نے کوئی انتظام نہ کیا ہو۔ دفتر کا مہیا کرنا ایک نہایت اہم چیز ہے اور چاہیئے کہ احباب اس کی تعمیر کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی امداد پیش کریں۔ تاکہ کارکن یکدلجمعی اس کام کو سرانجام دے سکیں۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے تحریک جدید کے امکانات نہایت وسیع اور مضمرات نہایت اہم اور ہمہ گیر ہیں اس لئے اسکو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے اور جس طرح احباب نے پہلی تحریکوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا ہے اسی طرح اس تحریک کے لئے بھی اپنی بہترین قربانیاں دینی چاہئیں اور بڑھ بڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

پھر دیکھ کے ہم آئے ہیں ربوہ کے مقامات

از مکرم عبدالمنان صاحب ناہید

پھر دیکھ کے ہم آئے ہیں ربوہ کے مقامات
ہر گام پہ آئیں نظر اللہ کی آیات

سرکس نہ سینما نہ کوئی رقص کی محفل
تہذیب کی موجود نہیں کوئی خرافات

کس وجد میں کس شوق کے عالم میں سنے ہیں
ایقاں کی تصاویر سے عرفاں کے مقالات

آباد ہیں ابنائے مسیحا کے گھرانے
ہیروں سے مزیّن ہوئے اینٹوں کے مکانات

صحرا کے انہی خاک نشینوں کی دعا سے
ہر بار سنورتے رہے بگڑے ہوئے حالات

جس راہ پہ پڑتا ہے قدم اہل وفا کا
منہ موڑ لیا کرتی ہیں اس راہ سے آفات

ہیں اہل جہاں ان سے گریزاں تو نہیں کیا
کرتا ہے خدا ان کو عطا شرف ملاقات

ہر راہ میں ہر گام پہ سجدوں کا تسلسل
تسبیح میں تحمید میں ڈوبے ہوئے دن رات

ہر پچھلے پہر عرش کو اٹھتی ہوئی آہیں
سینوں میں دھڑکتے ہوئے دل صرفِ مناجات

اللہ نگہبان ہو تو کچھ ڈر نہیں ناہید
محفوظ ہوا کرتے ہیں مومن کے مفادات

قتلِ مرتد

از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

۳

قرآن کریم کا فیصلہ

میں نے اس باب کے شروع میں یہ بحث اٹھائی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہرگز "قتل مرتد" کے غیر فطری اور غیر منصفانہ نظریہ کے قائل نہ تھے اور اس امر کا اظہار کیا تھا کہ قرآن کریم اس بارہ میں آپ کے اسوہ پر غیر مشکوک روشنی ڈالتا ہے۔ پس آیئے اب ہم اس مسئلہ پر قرآن کریم سے فیصلہ طلب کریں کیونکہ قرآنی فیصلہ سے بہتر اور یقینی اور کوئی فیصلہ نہیں۔ سورۃ "المنافقون" (جس کی چند آیات اوپر نقل کی گئی ہیں) ہی دراصل وہ سورۃ ہے جس کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا۔ یہ سورۃ قتل مرتد کے مسئلہ کو بحیثیت مسئلہ ہی واضح نہیں کرتی بلکہ اس بارہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ کو بھی پیش کرتی ہے اور مسئلہ کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے ہر شک کو رفع کرتی ہے۔ اس سورۃ میں یقینی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسے مرتدین کی خبر دی گئی تھی جو منافق تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچا ہونے کی گواہی دیتے تھے مگر خدا نے ان کے سارے پول کھول دیئے مگر باوجود اس کے ان کے قتل کے بارے میں نہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم نازل ہوا نہ ہی آنحضرت صلعم نے خود ان کو اس جرم میں قتل کروایا۔ ممکن ہے مولانا یہ شبہ پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ فرما کر کہ "منافقین جھوٹے ہیں" دوسری آیت کو اس طرح شروع فرماتا ہے

اتخذوا ایمانھم جنۃ

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔

یہ ڈھال دراصل ارتداد کی سزا یعنی قتل سے بچنے کے لئے تھی اور وہ مسلمانوں کو دھوکا اس لئے دیتے رہتے تھے کہ کہیں ہمارے ارتداد کا علم ہوگیا تو ہمیں قتل ہی نہ کردیں۔ بظاہر تو یہ ایک راہِ فرار نکل آئی ہے مگر مولانا ذرا کچھ آگے چل کر تو دیکھیں۔ اس سورۃ نے ایسی ناکہ بندی کر رکھی ہے کہ واہمہ تک کو گذرنے کی مجال نہیں۔ چنانچہ انہی مرتدین کا ذکر جاری رکھتے ہوئے کچھ آگے چل کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا قیل لھم تعالوا
یستغفر لکم رسول اللہ
لوّوا رءوسھم ورایتھم
یصدّون وھم مستکبرون

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا تمہارے لئے (خدا سے) بخشش مانگیں گے تو یہ مٹکانے لگتے ہیں اور تکبّر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔"

اس آیت کے ہوتے ہوئے اتخذوا ایمانھم جنۃ سے یہ مراد لینی کہ وہ قسمیں اس خوف سے کھاتے تھے کہ قتل نہ کردیئے جائیں ایسی صریح زیادتی ہے کہ سے بڑھکر اور کیا زیادتی ہوگی۔ اس آیت سے جو واضح غیر مبہم نتائج نکلتے ہیں وہ یہ ہیں کہ:-

(۱) ان مرتدین کے لئے کسی قسم کے خوف کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا بلکہ جب ان کو کہا جاتا تھا کہ آؤ توبہ کرلو تو سر مٹکاتے تھے منہ پھیر لیتے تھے اور سخت تکبّر سے پیش آتے تھے۔ کیا موت سے ڈرا ہوا انسان یہ مظاہرہ کیا کرتا ہے؟ اگر انہوں نے کسی خوف سے یہ جھوٹ بولا تو پھر تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ یہ سنکر ڈر کے مارے ان کے حواس خطا ہونے لگتے ہیں اور پھر وہ بڑے زور سے قسمیں کھاتے ہیں کہ استغفر اللہ واللہ باللہ تاللہ ہم تو مومن ہیں اور اگر تم نہیں مانتے تو ہم اب توبہ کر لیتے ہیں۔

(۲) یہ لوگ کوئی غیر معروف لوگ نہیں تھے بلکہ مسلمان جانتے تھے کہ یہ مرتدین کون ہیں تبھی تو جاکر ان کو نصیحت کرتے تھے توبہ کرلو اور اگر بفرضِ محال پہلے نامعلوم بھی تھے تو اب اس سورۃ کے نزول کے بعد بہر حال معلوم ہو چکے تھے

(۳) خدا تعالیٰ نے اس آیت میں یہ نہیں فرمایا کہ آؤ توبہ کرو۔ ورنہ قتل کردیئے جاؤگے بلکہ یہ فرمایا کہ آؤ (میرا) رسول تمہارے لئے بخشش مانگے گا۔ اگر ارتداد کی سزا قتل تھی تو کیا یہ آیت اسی طرح ہونی چاہیئے تھی؟

مگر اب تو ارتداد پر طرّہ یہ کہ ان مرتدین کی طرف سے سخت گستاخی بھی سرزد ہونے لگی مسلمانوں کی کھلی کھلی تحقیر کرنے لگے۔ سر مٹکانے لگے منہ پھیرنے لگے یہاں پہنچکر ایک متشدد ضرور یہ توقع رکھ سکتا ہے۔ کہ اب اگلی آیت میں ان کے قتل کا حکم آجائیگا بلکہ شاید عذاب دے کر مارے جانے کی تلقین ہو۔ مگر افسوس کہ ان کے لئے ایک اور مایوسی کا منہ دیکھنا باقی ہے کیونکہ نہ تو اگلی آیت میں نہ اس سے اگلی آیت میں حتی کہ بقیّہ ساری سورۃ ہی میں کہیں ان کے قتل کا حکم نہیں ملتا۔

قتل کا حکم تو ایک طرف رہا ابھی تو انہیں ڈھیل دی جا رہی ہے اور آگے چلکر اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ مرتد صرف مسلمانوں کی ہی تحقیر نہیں کرتے بلکہ ظالم سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی سخت تحقیر کر رہے ہیں چنانچہ فرماتا ہے۔

یقولون لئن رجعنا
الی المدینۃ لیخرجنّ
الاعزّ منھا الاذلّ ط وللہ
العزۃ ولرسولہ وللمومنین
ولکنّ المنٰفقین لا
یعلمون۔

"کہتے ہیں جونہی ہم مدینہ واپس پہنچے معزز ترین شخص (یعنی بدبخت منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول، (نعوذ باللہ) ذلیل ترین انسان کو مدینہ سے نکال دے گا۔ حالانکہ عزت خدا ہی کی ہے اور اس کے رسول کی اور مومنوں کی۔ مگر منافقین نہیں جانتے۔"

اس آیت میں جس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک غزوہ کے موقعہ پر جس میں بعض مرتد منافقین بھی مسلمانوں کے ساتھ لشکر کشی میں شریک تھے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنی محفل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق مندرجہ بالا ناپاک الفاظ استعمال کئے۔ اس بدبخت کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ واپس جاکر وہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو مدینہ سے نکال دے گا۔ یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچی اور آپ نے تحقیق فرمائی تو یہ لوگ جھوٹ بول گئے۔ اور کہا کہ آنحضرتؐ نے ایک نوعمر لڑکے کی گواہی پر اعتبار کرلیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ سورۃ المنافقون میں یہ معاملہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر واضح فرمادیا اور اس گواہی کی تصدیق فرمائی۔

یہ ایک ایسا جرم تھا جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت رکھنے والے کو شدید غیرت آجاتی ہے اور دل کھولنے لگتا ہے طبعاً انسان یہ سوچتا ہے کہ کم از کم اس بدبخت کو تو ضرور کوئی سزا دی جائیگی کیونکہ اس کا جرم صرف جرم ارتداد ہی نہیں رہا بلکہ یہ ذلیل ترین مرتد دنیا کے معزز ترین رسولؐ کے خلاف انتہائی گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ ہے کہ یہ کلمات اس نے ایک فوج کشی کے دوران میں کہے جو قوموں کی زندگی پر ایک ہنگامی دور ہوا کرتا ہے اور ایسے وقت میں سپہ سالار کے خلاف ایسے الفاظ صریح غداری کے مترادف سمجھے جاتے ہیں۔ جس کی سزا موت ہے خصوصاً ایک مخصوص پارٹی میں بیٹھ کر ایسی بات کرنا تو اور بھی زیادہ بھیانک جرم بن جاتا ہے اور ایک سازش کا پتہ دیتا ہے مگر کیا اس موقعہ پر ایک رنج اور غصہ سے بھرے ہوئے دل کو یہ پڑھ کر سخت حیرت نہیں ہوتی کہ کوئی ایسی سزا خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہ کی گئی نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تجویز فرمائی

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت مصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کرکے بھی اخبار خریدیں۔ یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟ (مینیجر الفضل ربوہ)

یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس کی جناب مودودی صاحب یہ تاویل بھی نہیں کر سکتے کہ اس وقت کمزوری کا دور تھا اور اس شخص کی طاقت بہت زیادہ تھی۔ کیونکہ یہ دور تو خود مولانا کے الفاظ میں وہ دور تھا:۔

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے تلوار ہاتھ میں لی۔۔۔۔ تو رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔ طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے۔"

چنانچہ یہ اسی "تلوار" کے دور کی بات ہے جبکہ "بدی و شرارت" کا زنگ چھوٹ" رہا تھا اور "طبیعتوں سے فاسد مادے نکل" رہے تھے۔ مگر قطع نظر مولانا کی اس رائے کے تاریخی شواہد بتا رہے ہیں کہ اس بات کے وہم تک کی گنجائش نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نعوذ باللہ اس کے خوف کی وجہ سے اسے معاف فرما دیا۔ اول تو ایسے خیال کو دل میں جگہ دینا ہی اس مقدس رسولؐ کی سخت گستاخی ہے۔ دوسرے اس بدبخت کی طاقت کی قلعی تو اسی امر سے کھل جاتی ہے کہ اس کا اپنا بیٹا اپنے باپ کو چھوڑ کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قدموں کی خاک کا غلام بنا ہوا تھا۔ اور اس کی فدائیت کا یہ عالم تھا کہ جب اسنے اپنے باپ کے متعلق یہ شرمناک بات سنی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت نے اس کے دل میں ایک عجیب ہیجان پیدا کر دیا اور محبوب کی ہتک ہوتے دیکھ کر غیرت ایسی بھڑکی کہ خود آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر آپؐ نے میرے بدبخت باپ کے قتل ہی کا فیصلہ فرمایا ہے تو مجھے حکم دیجئے کہ میں خود اسے اپنے ہاتھ سے قتل کروں لیکن اس بیٹے کی پیشکش کو بھی اس رحمِ مجسم نے ٹھکرا دیا اور کیسی رحمتِ بے پایاں تھی کہ دنیا کے معزز ترین انسان نے ایک ننگِ انسانیت ذلیل ترین مرتد کو بھی معاف فرما دیا اور پھر اسکے بعد بھی ایک عجیب واقعہ ہوا کہ جس کی نظیر تاریخِ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ جس معصوم کے خلاف وہ جرم کیا گیا تھا اس نے تو معاف فرما دیا مگر مجرم کا بیٹا اسے معاف نہ کر سکا۔ اور جب مدینہ کی حدود میں وہ قافلہ داخل ہو رہا تھا اور قریب تھا کہ عبداللہ بن اُبی بھی داخل ہو تو یہ بیٹا جس کا سینہ ابھی تک آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہتک کے خیال سے غصہ سے کھول رہا تھا آگے بڑھا اور اپنے باپ کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ اپنی تلوار نیام سے نکال لی اور کہا کہ خدا کی قسم میں آج تیرا سر قلم کر دوں گا اور مدینہ کی گلیوں میں گھسنے نہ دوں گا جب تک تو یہاں اعلان نہ کرے کہ میں دنیا کا ذلیل ترین انسان ہوں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم معزز ترین انسان ہیں۔

اپنے بیٹے کے چہرہ پر ایک نظر ڈالتے ہی وہ سمجھ گیا کہ جو کچھ کہتا ہے سچ کر دکھائے گا۔ پس اس کی نظریں جھک گئیں اور اپنے کئے پر معذرت پیش کرنے لگا۔ اس پر بھی شاید اسے نجات نہ ملتی۔ مگر جانتے ہیں کہ اسکی نجات کو کون آیا؟ —— وہی سب محبوبوں کا محبوب رسول اور وہی سب درگذر کرنے والے انسانوں سے زیادہ درگذر کرنے والا۔ وہ جو ابراہیمؑ کی دعاؤں کا ثمرہ تھا اور جس کے ظہور کی موسیٰؑ نے بھی خبر دی تھی۔ ہاں وہی دلوں کو بے اختیار موہ لینے والا جس کی محبت کے داؤدؑ گیت گاتا رہا۔ وہی رحمتِ مجسم اس مجرم باپ کو اس کے بیٹے کے ہاتھوں سے بچانے کے لئے آگے آیا۔ آپؐ کی اونٹنی جب قریب پہنچی اور آپؐ نے یہ ماجرا دیکھا تو فوراً اونٹنی کو آگے بڑھا کر اس بیٹے کو منع فرمایا اور راستہ چھوڑنے کی تلقین فرمائی۔

یہ تھا آپؐ کا سلوک ایک ایسے مرتد کے ساتھ جو سب مرتدین کا سردار تھا۔ جس کے ارتداد کی خود خدا نے گواہی دی اور اپنی زبان سے اپنی انتہائی ذلت پر ہمیشہ کے لئے مہر لگا گیا۔ —— لیکن جرم ارتداد کی سزا قتل قرار دینے والوں کو میں بتاتا ہوں کہ میرے محبوب آقاؐ کا کرم یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اس کے اور بھی اعلےٰ اور ارفع مقام آتے ہیں۔

یہ وقت گذر گیا اور نہ اس وقت نہ اس کے بعد کسی نے اس مرتدوں کے سردار یا اس کے ساتھیوں کے خلاف تلوار اٹھائی۔ یہاں تک کہ اس نے طبعی موت اپنے بستر پر جان دی۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیشہ کے لئے اپنے سلوک سے یہ ثابت فرما دیا کہ اسلام میں ارتداد کی سزا قتل نہیں اور یہ گواہی قرآن کریم میں ابدالآباد تک لکھی گئی۔ آپؐ کا یہ سلوک ایسے مرتدین کے ساتھ تھا جنکے ارتداد کے بارہ میں کوئی شائبہ بھی باقی نہیں رہا تھا کیونکہ یہ ارتداد کا فتویٰ کسی انسان نے نہیں لگایا تھا بلکہ خود اس عالم الغیب خدا نے لگایا تھا۔ جو دلوں کے ہر راز سے واقف ہے اور سب گواہوں سے سچا گواہ ہے۔ صرف یہی نہیں کہ آپؐ نے اس دنیا میں اسے ارتداد کی کوئی سزا نہیں دی بلکہ رحمت کی حد یہ ہے کہ اس کی موت پر آپ کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ کہیں وہ آخرت کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائے۔ حیرت ہے کہ آپؐ کا دل اسی کینہ ور کے لئے بے چین ہو گیا۔ جو ہمیشہ آپ سے دشمنی کرتا رہا۔ جس کا سینہ آپ کی ترقی کو دیکھ کر بغض اور عناد سے بھر جاتا تھا اور جس کا دل آپؐ کے حسد میں ہمیشہ جلتا رہا۔ آپؐ اس کی موت پر اس ارادہ سے اس کے جنازہ کے لئے نکلے کہ اپنے خدا کے حضور گریہ و زاری کر کے اور اس کے غیر محدود رحم اور عفو کا واسطہ دے کر اپنے اس بدبخت دشمن کے لئے بخشش کے طالب ہوں گے۔ آپؐ کے اس مقدس ارادہ کا اس طرح پتہ چلتا ہے کہ جب آپؐ جنازہ کے لئے نکلے تو حضرت عمرؓ نے جنازہ نہ پڑھنے کا مشورہ عرض کیا۔ لیکن جب آپؐ کو مصر پایا تو وہ آیت قرآنی پیش کی جس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم (سورۃ توبہ) کہ اگر تو ان کے لئے یعنی منافقوں کے لئے ستر مرتبہ بھی معافی مانگے تو اللہ تعالےٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب دیا وہ ایسا پیارا ہے کہ جان آپ پر نچھاور ہونے لگتی ہے اور روح قدم بوسی کرتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ عمر! خدا تعالےٰ نے ستر مرتبہ فرمایا ہے۔ میں ستر سے زیادہ مرتبہ بخشش مانگ لوں گا۔

پس اے میرے آقا پر جبر و تشدد کا الزام لگانے والو! آؤ۔ تم کہاں ہو۔ آؤ کہ میں تمہیں اس لاثانی دل کے ساتھ متعارف کراؤں جس کا رحم ابراہیمؑ کے رحم سے بڑھ کر تھا اور جس کی بخشش کے سامنے مسیح کی بخشش ایک واہمہ کی حیثیت تھی۔ وہ جو زمین کے ذلیل ترین کیڑوں کے ہاتھوں بھی ستایا گیا اور جس نے ظالم ترین سفاکوں کو بھی معاف کر دیا۔ آؤ اور اس کریم فطرت کا نظارہ کرو اور اس حلیم دل کو دیکھو کہ جس کا صبر صبرِ ایوبؑ کو شرماتا تھا۔ ہاں وہی حسنِ کامل کا مظہرِ تام جو اپنے ہر خلق میں ہر دوسرے نبی سے افضل تھا۔ اس کے نور سے دمکتے ہوئے چہرہ کی طرف نگاہ کرو اور بتاؤ کہ کیا یہ وہی ہے جس کی تصویر تم نے اپنے تاریک قلوب سے کھینچ رکھی ہے؟ کیا یہ وہی ہے جس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور ایک ہاتھ میں قرآن ہے؟

کاش تمہاری نگاہیں شرم سے جھک جائیں اور ندامت سے تمہاری آنکھیں خونناب ٹپکانے لگیں۔ مگر تمہارے دل پانی نہیں ہوتے!!! (مذہب کے نام پر خون ص ۱۲۵ تا ص ۱۴۲)

مجلس مشاورت کیلئے تجاویز

مجلس مشاورت ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء کو ہوگی۔ اگر کسی جماعت کے نزدیک کوئی تجویز شوریٰ میں رکھی جانی مناسب ہو۔ تو اپنی جماعت کے اجلاس میں پیش کرکے جماعت کے فیصلہ کے ساتھ معین تجویز ۲۸/۲ تک دفتر ھذا میں بھجوا دیں۔ اس کے بعد پہنچنے والی تجویز ایجنڈا میں شامل نہ ہو سکیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

دعائے صبرِ جمیل

مورخہ ۲/۱/۶۳ کو میری بچی نصرت جہاں (جو مکرم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب کی پوتی تھی) بعارضہ نمونیہ ایک دن علیل رہ کر وفات پا گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور میری اہلیہ کو صبر جمیل عطا فرما دے۔ آمین

(محمد یوسف سول ڈیفنس انسٹرکٹر ملتان شہر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

معاصرین سے :-

کلمہ گو کا اعزاز ۔ سائیکل سوار سیّاح ۔ احراری فتنہ ۔ وحدتِ اُمّت

کلمہ گو کا اعزاز

(اس نوٹ میں نوائے وقت کی جس خبر کا حوالہ دیا گیا ہے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اس کی تردید فرما چکے ہیں تاہم جس جذبہ سے یہ نوٹ لکھا گیا ہے وہ قابل قدر ہے۔ ادارہ)

"روزنامہ نوائے وقت کے وقائع نگار لندن کے قلم سے :-

"لندن ۲ جنوری باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری ظفر اللہ خاں کو دولت مشترکہ کے ایک ملک نے گورنر جنرل بننے کی پیش کش کی ہے یہ پیشکش انھیں ہیڈکوارٹر میں ادارہ اقوام متحدہ کے مرکز میں اس ملک کے نمائندہ کی معرفت کی گئی ہے غالباً یہ پہلا موقع ہے کہ دولت مشترکہ کے ملک نے برطانیہ کے شاہی خاندان کے باہر اتنے بڑے اعزاز کی پیش کش کی ہو۔ ظفر اللہ خان اس پیش کش پر غور کر رہے ہیں اور انھیں اس مقصد کے لئے صدر پاکستان سے مشورہ کرنا ہوگا غالب امکان یہی ہے کہ وہ اس عہدہ جلیلہ کو قبول کرنے سے اظہار معذرت کر دیں گے لیکن اگر وہ اس پیش کش کو قبول کر لیں اور یہ معاملہ عملی صورت اختیار کرلے تو تاریخ کا ایک انوکھا واقعہ ہوگا اس لحاظ سے بھی یہ واقعہ منفرد حیثیت کا حامل ہوگا کہ کسی مشرقی ملک کا باشندہ کسی مغربی ملک کا سربراہ حکومت قرار پائے گا۔

سر ظفر اللہ خاں کے سیاسی نظریات سے یہاں بحث نہیں امتیازی چیز یہ ہے کہ اتنا بڑا اعزاز ایک کلمہ گو کو یہ مغربی ممالک کی دنیا پیش کر رہی ہے ــــ یاد ہوگا کہ مجلس اقوام کی جنرل اسمبلی کی کرسی صدارت سے آیات قرآنی (رب اشرح لی صدری ویسر لی امری) کی تلاوت۔ اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار ظفر اللہ خاں نے کی تھی اور چند سال اُدھر جب مغربی پاکستان میں رات کے پچھلے پہر ریل کا ایک عظیم حادثہ پیش آیا تھا تو اس وقت بھی یہی ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ اپنے سیلون میں نماز تہجد ادا کرتے پائے گئے تھے"

(صدق جدید ۱۱ جنوری ۶۳ء)

سائیکل سوار سیّاح

نوائے وقت (۱۸ جنوری ۶۳ء) نے جماعت احمدیہ کے آنریری مبلغ اور سائیکل سیّاح مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر کی تصویر کے ساتھ یہ نوٹ شائع کیا ہے :-

"ضلع میرپور (آزاد کشمیر) کے موضع کنڈ ورکا ابوالطیف قریشی محمد حنیف قمر اب تک سائیکل پر ۳۳ ہزار میل کا سفر کر چکا ہے۔ محمد حنیف قمر کو خاتم الانبیاء نبی آخر الزمان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے گہری محبت ہے اور وہ جہاں کہیں جاتا ہے رسول مقبول کی شان میں نعتیں پڑھتا رہتا ہے ــ انھوں نے سیاحت کی ابتدا ۱۹۲۷ء میں ۱۹۲۸ء تک یوپی کے علاقوں کا وسیع دورہ کیا اس کے بعد آٹھ سال صوبہ اڑیسہ میں گذارے پھر بہار۔ سی۔ پی اور متحدہ بنگال میں اس نے سائیکل پر لمبے لمبے سفر کئے قیام پاکستان کے بعد ۱۵ سال سے مغربی پاکستان میں سفر کر رہے ہیں بنگال میں اس نے سب سے لمبا سفر ۲۰۶۳ میل کا کیا اور مغربی پاکستان میں ۱۹۵۸ء سے لے کر آج تک دوسرا لمبا سفر قریباً (۴۰۰۰ میل) چار ہزار میل کا طے کیا ہے۔

حنیف قمر لاہور سے ۱۱ جولائی ۱۹۵۸ء کو جی ٹی روڈ پر سفر کر کے کوہ مری جا پہنچا اور پھر راولپنڈی واپس آکر واہ۔ حسن ابدال کیمبل پور کے راستے نوشہرہ اور پشاور پہنچا پھر چارسدہ مردان اور ٹوپی سے گذر کر ہری پور کے راستے ایبٹ آباد مانسہرہ اور آخر بالاکوٹ پہنچ کر شہدائے ملت کی قبروں پر فاتحہ پڑھی اور زیارت کی پھر گڑھی حبیب اللہ کے راستے مظفرآباد پھر براستہ کوہالہ ۱۰۰۰ میل سفر کر کے دوبارہ کوہ مری سے گذر کر راولپنڈی آیا۔

انھوں نے بتایا کہ بنگال میں کل سفر ۹۱۷۵ میل اور مغربی پاکستان میں ۱۵۶۶۹ میل کیا ہے وہ عربی فارسی اردو بنگالی اور دیگر زبانوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیں سنا کر حاضرین کے اندر ایک دینی جوش اور ولولہ پیدا کر دیتا ہے اب اس کی عمر ۶۵ سال ہے عربی۔ اردو۔ انگریزی کا خوشنویس اور پینٹر بھی ہے اور پنجابی کا شاعر بھی اسی ذریعہ سے وہ اپنی روزی کماتا ہے اسلامی کیلنڈر دعائیں۔ نماز مترجم اور نعتوں کے چارٹ چھپوا کر فروخت کرتا ہے مساجد پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی واحادیث بھی لکھتا ہے خوش الحانی سے جب وہ عمدہ عمدہ نظمیں اور نغمے سناتا ہے تو سینکڑوں لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں حنیف قمر اسلام کے فضائل اور آنحضرتؐ اور صحابہ کرامؓ کے پاکیزہ خصائل پر سکولوں میں لیکچر بھی دیتا ہے۔

اس کے سائیکل پر تین بکس دو بالٹیاں۔ چار بیگ مختصر بستر اور پوستر آگے کلمہ شریف کا پرچم سر پر چھتری لگی ہے اور سرخ کپڑے پر پورا کلمہ طیبہ لکھ کر خوب صورت اور دل کش بنایا ہے پیچھے ٹین کا تختہ کا ایک بورڈ جس پر نام اور ۹ دسمبر ۶۲ء تک کے سفر کی کل میزان ۳۲۶۰۲ میل وغیرہ لکھی ہے سامان کا وزن ڈیڑھ من ہے جنگلوں اور پہاڑوں کے سفر میں اپنا کھانا خود پکاتا ہے ضروری برتن، انگیٹھی کوئلہ اور راشن سب ساتھ ہے ایسے صوفی اور مجاہد قرون اولیٰ میں ہی نظر آتے ہیں موجودہ زمانے میں اس کی مثال شاذ ہی ملتی ہے الا ماشاء اللہ اس کے پاس ہزاروں دیہات کی فلم ہے"

(نوائے وقت ۱۸ جنوری ۶۳ء)

احراری فتنہ

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ احراریوں نے قیام پاکستان کی راہ میں ہر ممکن رکاوٹیں حائل کیں اور بانئے پاکستان حضرت قائد اعظم کو دل آزار القابات سے نوازا قیام پاکستان کے بعد بھی احراری ٹولہ نے اپنی تخریبی سرگرمیاں جاری رکھیں اور جب بھی موقع ملا ملک میں اندرونی خلفشار پیدا کرنے کی کوشش کی حالیہ دیوبندی۔ بریلوی جھگڑے میں بھی احراریوں نے نمایاں پارٹ ادا کیا ــــ گذشتہ سال ملتان کے احراریوں نے شیعہ سنی فساد کرانے کے لئے ایک نیا شوشہ چھوڑا۔ یوم معاویہ منانے کا پروگرام مرتب کیا اور اس سلسلہ میں ایک انتہائی دل آزار پوسٹر شائع کیا جس میں وہ تمام القابات جو امیر المومنین حضرت علیؓ کے لئے مختص ہیں امیر معاویہ کے نام کے ساتھ چسپاں کئے

شیعوں نے صبر و ضبط سے کام لیا اور جوابی کارروائی کرنے کی بجائے مقامی حکام کو صورتحال سے مطلع کیا جنہوں نے تدبر و فراست کا ثبوت دیتے ہوئے اس احراری فتنہ کو دبا دیا

امسال پھر احراری ٹولہ نے مفتی محمود رکن قومی اسمبلی کی قیادت میں اس فتنہ خوابیدہ کو بیدار کرنے کی سعی مذموم کی مگر شیعوں کی توجہ دلانے پر مقامی حکام نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے اس فتنہ کا سر کچل دیا ــــ ہم حکومت سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ احراریوں کی ان تخریبی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے کوئی موثر اقدام کرے"

(شیعہ اخبار۔ رفتار کار لاہور ۲۱ دسمبر ۶۲ء)

وحدتِ اُمّت

سرور کونین فداہ ارواحنا وانفسنا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو امت تیار فرمائی، حضورؐ نے اسے ایک وحدت ایک اکائی۔ ایک جماعت اور ایک حزب دیکھنے کی آرزو اس طرح ظاہر فرمائی کہ بسا اوقات یہ محسوس ہوتا تھا کہ شاید یہ مقصد بہت سے دوسرے دینی مقاصد سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور اسے مقصد المقاصد کی حیثیت حاصل ہے۔۔

○ سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاخر منھما (مسلم)

جب دو خلیفوں کے لئے بیعت کا مطالبہ کیا جائے تو جس نے پیچھے کے بعد یہ مطالبہ کیا ہے اسے قتل کر ڈالو

○ رحیم و شفیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انہ سیکون ھنات وھنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ کائنا من کان۔ (مسلم)

خبردار! میرے بعد شر و فساد کا دور دورہ ہوگا اس حالت میں جو شخص اس امت میں تفرقہ پردازی کرے اور اس کے متحد ہونے کی حالت کو انتشار سے بدلنے کی کوشش کرے اس کی گردن مار دو خواہ وہ کسی درجے کا آدمی ہو"

قتل ــــ کی سزا اسلام اور تمام دنیا کے قوانین میں آخری سزا تصور کی جاتی ہے اور ظاہر ہے جس جرم کی سزا تجویز ہو وہ تمام جرائم سے زیادہ سنگین جرم تصور کیا جائے گا . . . . اور نبی رحمت صلے اللہ علیہ وسلم انہی خطرناک جرائم میں یا اس سے بڑے جرم کا اضافہ فرماتے ہیں اور یہ جرم ہے ایک خلیفہ کی بیعت کی جا چکی ہو تو دوسرا خلافت کا علم لے کر میدان میں آئے یا امت متحد ہو تو جو شخص اس میں تفرقہ پردازی کرے اس میں تشتت و تحزب پیدا کرے اسے مختلف اور متصادم گروہوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کرے اور افراد امت کو آپس میں لڑائے اور سر پھٹول میں مبتلا کرے

جو شخص امت کو آپس میں لڑاتا ہے اس امت کو جس کے ذمے یہ عظیم فرض لگایا گیا ہے کہ وہ اس دنیا میں اپنے اور ساری کائنات انسانی کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی کرے۔ حضورؐ کے اسوۂ حسنہ کی تصویر بنے اور حضور اکرم جس دین رحمت کو لے کر تشریف لائے تھے اس دین کی دعوت ساری انسانیت کو دے اس امت کو آپس میں لڑانے کا قطعی نتیجہ یہ برآمد ہوگا کہ یہ امت اپنے اصل کام سے ہٹ جائے گی دین حق کی دعوت کا کام رک جائے گا جس امت کو خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے بنیان مرصوص بنایا تھا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی تو گویا اس ظالم نے بالواسطہ سید الرسل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کو (خاکم بدہن) ناکام بنانے کی کوشش کی ــــ ایسی کوشش صریح طور پر انحراف ہے مقصد رسالت سے اور بغاوت ہے سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اس کی قانونی سزا ہے ــــ قتل ــــ آئیے ہم دیکھیں کہ ہمارا طرز عمل اس امت کو متحد کرنے والا ہے یا ہم ایسا رویہ اختیار کر رہے ہیں جس سے اس امت میں گروہ بندی۔ دھڑے بندی سر پھٹول اور تشتت و تفرق کو ہوا مل رہی ہے؟"

(المنبر لائل پور ۱۷ نومبر ۶۲ء)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء
قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۱	خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۳۵ — .. روپے
۲	احباب جماعت احمدیہ گجرات بذریعہ مکرم محمد رمضان صاحب محاسب	۲۹ — ۵۰ "
۳	" کنری سندھ بذریعہ مکرم عبدالسمیع صاحب عمجی	۷۱ — .. "
۴	" سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب	۱۶۶ — .. "
۵	" قصور " محمد عثمان صاحب	۲۰۹ — ۲۵ "
۶	" سیالکوٹ " ملک محمد احمد صاحب سنوری	۲۲ — ۴۴ "
۷	" حیدرآباد سندھ " ملک محمود احمد صاحب	۱۲۷ — ۲۵ "
۸	" وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ " حکیم شمیم حسین صاحب	۵۰ — .. "
۹	مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب برادر چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال	۱۰ — .. "
۱۰	محترمہ اہلیہ ملک محمد احمد صاحب وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ	۵ — .. "
۱۱	مکرم عبداللطیف صاحب عجب دکیں والہ ضلع جھنگ	۱۰ — .. "
۱۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ربوہ	۵۰ — .. "
۱۳	محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ دختر "	۵۰ — .. "
۱۴	محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں غلام احمد صاحب لائل پوری ربوہ	۵ — .. "
۱۵	محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ معرفت بابو عبدالمجید صاحب لائل پور	۲۰ — .. "
۱۶	احباب جماعت احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور بذریعہ مکرم عبدالستار صاحب	۸۲ — ۶۲ "
۱۷	مکرم میاں عبدالقدیر صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵ — .. "
۱۸	لجنہ اماء اللہ کوٹ جہانگیر خاں بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۱۱ — .. "
۱۹	محترمہ فضیلت النساء صاحبہ بذریعہ " "	۱۰ — .. "
۲۰	محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری " "	۱۷ — .. "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ارشادِ نبوی صلعم پڑھ کر میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی

محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ بنت خواجہ محمد حسین صاحب احمد نگر ربوہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے چندہ مبلغ -/۵ روپیہ ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:-

"ارشاد نبوی صلعم اور فرمودہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ پڑھ کر میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی سو میں پانچ روپیہ ارسال کر رہی ہوں . . . رفیق احمد کا بچہ ابھی کمزور سا ہے بچے کے والد عرصہ پانچ چھ ماہ سے پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں اور میں اپنے والدین کے پاس ہی ہوں میرے والدین کا کوئی کاروبار نہیں ان کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے حالات میں نمایاں تبدیلی کرے اور میرے نیک خیالات اور خواہشات کو پورا کرے"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان کی اطلاع کیلئے

اعلان

مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۶۳ء بروز اتوار ساڑھے دس بجے صبح بر کوٹھی نمبر ۱۴ ملک عمر علی احمد کیمرج روڈ ملتان چھاؤنی ضلع وار نظام کا اجلاس منعقد ہوگا۔ اس لئے براہ مہربانی تمام پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔ دوپہر کے کھانے کا بندوبست ہوگا۔

(ملک عمر علی احمد۔ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان)

درخواست دعا:- میرے والد حکیم نور محمد صاحب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ شاہ دولا علی محوکم قبل از ۱۹۰۰ء کے صحابی ہیں پر محبت کی وجہ سے قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا جس کی وجہ سے انہیں بہت تکلیف ہے آپکا علاج شروع ہے لیکن ان دنوں بہت تکلیف ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(حمید احمد گنڈہ و غلام علی)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس سال بھی ہمارا سالانہ جلسہ نہایت کامیاب رہا اور ہزاروں ہزار مومنوں کے ایمانوں کو تازگی اور بشاشت نصیب ہوئی۔ اور بہت سی جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر اس مبارک جلسہ کے اخراجات میں حصہ لے کر مزید ثواب کمایا جیسا کہ اسی اخبار کے ذریعہ لگاتار اعلان کیا جاتا رہا ہے لیکن ابھی تک کئی جماعتیں ایسی ہیں جنہوں نے اس کار خیر میں پورا حصہ نہیں لیا یا بہت کم حصہ لیا ہے اس لئے چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں اتنی رقم جمع نہیں ہوئی جس سے جلسہ کے تمام اخراجات ادا ہو سکیں لہٰذا تمام جماعتوں کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ خیال نہ کریں کہ جلسہ تو ہو چکا شائد اب چندہ جلسہ سالانہ کی ضرورت باقی نہ رہی ہو۔ نہیں ابھی یہ ضرورت باقی ہے لہٰذا ان تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے جو ابھی تک اس چندہ کا بجٹ پورا نہیں کر سکیں التماس ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے

بے شک اب اس چندہ کے متعلق جماعتوں میں پہلے کی نسبت زیادہ بیداری پائی جاتی ہے اور اس سال اس چندہ کی وصولی گذشتہ سال کی اس وقت تک کی وصولی سے بھی قدرے بہتر ہے لیکن ابھی تک یہ وصولی اس جلسہ کے اخراجات اور جماعت کی استعداد کے لحاظ سے بہت کم ہے پس اس بارہ میں ہمیں اپنی کوششوں کو اور تیز کرنا چاہیئے جو جماعتیں اس چندہ کی ادائیگی میں پیچھے ہیں انہیں چاہیئے کہ ان جماعتوں کی کارکردگی سے سبق حاصل کریں جو سو (۱۰۰) فیصدی تک جلسہ سالانہ کی ادائیگی کر چکی ہیں صرف ہمت اور شوق کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قدم بڑھانے والوں کا اللہ تعالیٰ خود مددگار اور مددگار بن جاتا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے والسلام

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ چندہ جات کی وصولی کی طرف توجہ دیں

خدام الاحمدیہ کے رواں سال کی پہلی سہ ماہی ۳۱ر جنوری کو ختم ہو رہی ہے لیکن اکثر مجالس نے ابھی تک چندہ جات کی وصولی کی طرف توجہ نہیں دی۔ قائدین مجالس اور ناظمین مال سے التماس ہے کہ اس طرف توجہ دیں نیز مجالس کے پاس چندہ جات کی جو رقوم جمع ہیں وہ فوراً بھجوا دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اصحاب احمدؑ کے سلسلہ میں ضروری اعلانات

۱۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب عبداللہ خاں صاحب کے سوانح مرتب کئے جا رہے ہیں براہ کرم احباب اپنے تاثرات جلد ارسال فرمائیں ایسے بزرگوں کے متعلق کچھ لکھنا اپنے تئیں زندہ جاوید بنانے کے مترادف ہے۔

۲۔ خاکسار حضرت سیدہ ام طاہرؓ کے سوانح مدون کر رہا ہے خصوصاً ان خواتین سے جو حضرت مرحومہؓ کا قرب رکھتی تھیں درخواست ہے کہ مہربانی کر کے ان کی سیرہ کے متعلق اپنے تاثرات ارسال فرمائیں۔

(ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ مولف "اصحاب احمد" قادیان)

تصحیح

الفضل اخبار مورخہ ۱۱/۱۲ میں مکرم سید عبدالشکور ولد سید مراد علی شاہ صاحب کی وصیت نمبر ۱۶۷۹ شائع ہوئی ہے اس میں اراضی مزروعہ چاہی و بارانی تقریباً ۱۸ ایکڑ واقع موضع بھلہ ومردالی تحصیل سیالکوٹ کی قیمت -/۲۰۰۰ روپے شائع ہوئی ہے یہ قیمت غلط ہے اس کی درست قیمت مبلغ -/۲۰۰۰ روپے ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے عہدیداران

سال ۶۳-۱۹۶۲ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران نے کام شروع کر دیا ہے:-

صدر۔ جناب حنیف احمد باجوہ۔ نائب صدر عبدالباسط صاحب خادم سیکرٹری۔ کریم احمد طاہر سیکرٹری مال۔ چوہدری ریاض احمد صاحب پبلسٹی سیکرٹری۔ چوہدری نور احمد صاحب۔

احباب اس ایسوسی ایشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ یہ امر ظاہر ہے کہ سب احمدی طلباء کو پہلی دفعہ ملنا بہت مشکل ہے اس لئے ایسے والدین جن کے بچے لاہور کے کسی کالج میں تعلیم پا رہے ہیں وہ ان کے پتوں سے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

(کریم احمد طاہر۔ ۲۲ عمر ہال۔ انجینئرنگ یونیورسٹی۔ لاہور)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• کراچی ۲۳ جنوری۔ مرکزی وزیر ایندھن بجلی و قدرتی وسائل مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جنہوں نے مسئلہ کشمیر پر دہلی میں پاکستان اور بھارت میں مذاکرات میں پاکستانی وفد کی قیادت کی تھی۔ کل صدر ایوب سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی۔ صدر ایوب کل ہی راولپنڈی سے یہاں پہنچے تھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بھٹو نے صدر ایوب کو دہلی کانفرنس کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔

• مظفر آباد ۲۳ جنوری۔ بھارتی فوج نے گزشتہ سال (۱۹۶۲ء) کے دوران خط متارکہ جنگ کی کل آٹھ سو اکتیس خلاف ورزیاں کیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ان خلاف ورزیوں میں گزشتہ ماہ دسمبر (۱۹۶۲ء) کی چار خلاف ورزیاں بھی شامل ہیں۔ بھارتی فوج کے خط متارکہ جنگ کی یہ خلاف ورزیاں دسمبر کے آخر میں بھمبر اور کوٹلی کے علاقوں میں کیں۔ معلوم ہوا ہے چاروں دفعہ بھارتی فوج نے کسی اشتعال انگیزی کے بغیر آزاد کشمیر کے علاقے پر گولی چلانی شروع کر دی اور خط متارکہ جنگ کے اس طرف چند گائیں اور بکریاں ہلاک کر دیں۔

• سرگودھا ۲۳ جنوری۔ مغربی پاکستان کے ڈائرکٹر صنعت مسٹر عبدالمجید مفتی نے کل صابن کے صنعت کاروں پر زور دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ مال برآمد کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کل شام یہاں فیکٹری ایریا میں ملک کے سب سے بڑے صابن کے کارخانے "نیو پنجاب سوپ فیکٹری" کا افتتاح کر رہے تھے۔

• لندن ۲۳ جنوری۔ برطانیہ اور روس نے کل یہاں ایک تین سالہ معاہدے پر دستخط کئے جس کے تحت دونوں ملک سائنسی، فنی اور ثقافتی شعبوں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ یہ معاہدہ ۶۳ء سے ۶۵ء تک نافذ العمل ہوگا۔

• لاہور ۲۳ جنوری۔ چیکوسلواکیہ کے ایوان تجارت و صنعت کے صدر جوزف ہارلن نے کہا ہے کہ اگر پاکستان نے درمیانہ درجہ کی صنعتیں قائم کرنے کے لئے چیکوسلواکیہ سے طویل مدت کے قرضہ کی درخواست کی تو اس پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔ آپ نے کہا "کماؤ اور ادا کرو" کی بنیاد پر مشینیں اور سامان سپلائی کرنے کی ایک تجویز پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

• راولپنڈی ۲۳ جنوری۔ مرکزی حکومت نے محکمہ شہری ہوا بازی کے امور کی تحقیقات کے لئے چھ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی ہے۔ خیال ہے کہ اس کمیٹی کی تحقیقات کے نتیجہ میں ائر ٹرانسپورٹ کی متوازن ترقی کے لئے ایک نیا خود مختار ادارہ قائم کیا جائے گا۔

• کیمبل پور۔ ضلع کیمبل پور میں موضع گولڑہ میں کوئلہ کا ذخیرہ دریافت ہوا ہے۔ ڈپٹی کمشنر مسٹر کے ایس کے محمود نے کوئلہ کا نمونہ کیمیائی تجزیہ کے لئے ڈائرکٹر صنعت مغربی پاکستان کو بھیجا ہے۔ آپ نے درخواست کی ہے کہ ماہرین کی ایک جماعت بھیجی جائے جو کوئلہ کی کھدائی کے امکانات کا جائزہ لے۔ موضع گولڑہ کیمبل پور سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

• گوجرانوالہ ۲۳ جنوری۔ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل حاجی افتخار احمد نے کل یہاں صنعت کاروں کو تلقین کی کہ وہ اپنے ملازمین کے حقوق کا خیال رکھیں اور ان کو باقاعدہ سالانہ ترقی اور دوسری سالانہ ترقیاں دیں۔ آپ نے کہا میرا محکمہ صنعتی جائیداد کے ٹیکسوں میں کمی کے بارے میں برابر حکومت پر زور دے رہا ہے۔

• راولپنڈی ۲۳ جنوری۔ کو یہاں لبنان کے وزیر اعظم مسٹر رشید کرامی کا پر جوش استقبال کیا جائے گا۔ اگلے روز وہ ٹیکسلا جائیں گے اور نئے دارالحکومت کا معائنہ بھی کریں گے ۳۱ جنوری کو وہ لاہور روانہ ہو جائیں گے۔

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مورخہ $\frac{2}{62}$۔۹ مسجد احمدیہ احمد نگر میں میرے لڑکے عزیزم غلام محمد نثار ساکن بھابڑہ ضلع سرگودھا کا نکاح ہمراہ عزیزہ کلثوم بیگم بنت چوہدری غلام محمد صاحب ساکن چک $\frac{189}{\text{گ ب}}$ ضلع لائلپور بعوض حق مہر مبلغ تین ہزار روپیہ مکرم مولوی لطف محمد صاحب فاضل نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

(چوہدری خیر الدین ساکن بھابڑہ ضلع سرگودھا)

۲۔ محترم چوہدری حیات محمد صاحب ریٹائرڈ قوانین کے فرزند چوہدری غلام احمد صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ کا نکاح محترمہ امتہ القیوم صاحبہ بنت محترم چوہدری غلام رسول صاحب نائب صدر حلقہ گنج مغلپورہ کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۶ جنوری ۶۳ء کو مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے گنج مغلپورہ میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیاوی اور حال و مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور دین و سعادت کا موجب بنائے اور یہ رشتہ بفضل تعالےٰ مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین اللہم آمین۔

(نذیر احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ)

۳۔ میری ہمشیرہ عزیزی سعیدہ بیگم صاحبہ ایم اے علامہ نصرت ربوہ کا نکاح برادرم عزیزم قریشی محمد سعید صاحب بی اے پروپرائٹر پاکستان سائیکل سٹورز کیمبل پور شہر ابن میاں عزیز محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی سی ہائی سکول چھچھ ضلع کیمبل پور کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے مورخہ $\frac{12}{62}$۔۳ کو بعد نماز فجر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ سعیدہ بیگم صاحبہ میاں حبیب اللہ صاحب مرحوم آف حبیب کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ کی دختر ہیں اور برادرم قریشی محمد سعید صاحب میاں جان محمد صاحب مرحوم صحابی و سابق امیر جماعت احمدیہ کیمبل پور و ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس کے پوتا ہیں۔ صحابہ کرام و درویشان قادیان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(بشیر احمد سیالکوٹی۔ حبیب کلاتھ ہاؤس ربوہ)

۴۔ چوہدری محمد حنیف نعیم صاحب ولد چوہدری ولی محمد صاحب کراچی کی تقریب نکاح مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں عمل میں آئی۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ان کا نکاح عزیزہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت قاضی مسعود احمد خان صاحب مرحوم کے ساتھ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ وہ چوہدری احمد جان صاحب تمغہ خدمت کراچی کی بھانجی اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت منشی محبوب عالم خان صاحب مرحوم آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور کی پوتی ہیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو نہ صرف طرفین بلکہ اسلام اور احمدیت کے لئے بھی خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(نصیر احمد راجپوت۔ کراچی)

پاکستان کے وزیر خارجہ جناب محمد علی بوگرہ وفات پا گئے

دل کے شدید دورہ سے جانبر نہ ہو سکے، سرکاری اعزاز کیساتھ تدفین آج عمل میں آئے گی

ڈھاکہ ۲۴رجنوری۔ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ کل رات مشرقی پاکستان کے وقت کے مطابق ۹ بجکر ۳ منٹ پر دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وزیر خارجہ کا انتقال ان کی رہائش گاہ پر ہوا۔ وہ پرسوں دو بجے رات کراچی سے ڈھاکہ پہنچے تھے۔ اس کے بعد وہ ایک بجے بعد دوپہر تک سخت مصروف رہے جس سے ان پر شدید اضمحلال کی کیفیت طاری ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے مسٹر محمد علی کو مشورہ دیا کہ وہ کل آرام کریں اور ہر قسم کی مصروفیات منسوخ کر دیں چنانچہ کسی بھی شخص کو ان سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

وفات کے وقت جناب محمد علی کی دونوں بیگمات تین بیٹے ایک بیٹی اور بعض دوسرے قریبی رشتہ دار ان کے سرہانے موجود تھے۔

علاوہ ازیں گورنر مشرقی پاکستان جناب منعم خاں، بعض صوبائی وزراء اور قومی اسمبلی کے چیف وہپ جناب لال میاں بھی ان کی علالت کی خبر سن کر وہاں آئے ہوئے تھے۔

جناب محمد علی نے وزیراعظم لبنان کا استقبال کرنا تھا جو ۲۵رجنوری کو یہاں پہنچنے والے تھے۔ نیز آپ نے چین کا دورہ بھی کرنا تھا نماز جنازہ آج صبح نو بجے ادا کی جا رہی ہے جس کے بعد ان کی تدفین ان کی وصیت کے مطابق بوگرہ میں ان کے والد کی قبر کے پہلو میں عمل میں آئے گی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۵۴ سال تھی۔

سابق وزیراعظم مسٹر محمد علی بوگرہ کی اچانک موت سے ملک کے طول و عرض میں غم والم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ تعزیتی پیغامات دینے والوں میں صدر ایوب، صوبائی گورنر، مرکزی اور صوبائی وزراء، اسمبلیوں کے اسپیکر اور دوسری مقتدر شخصیتیں شامل ہیں۔

مغربی پاکستان اسمبلی کے سپیکر مسٹر مبین الحق صدیقی نے ایک تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ انہیں مسٹر محمد علی بوگرہ کی موت کی خبر سن کر سخت صدمہ پہنچا ہے۔ مسٹر صدیقی نے کہا کہ مسٹر محمد علی کی شخصیت پاکستان کا ایک قیمتی سرمایہ تھی انہوں نے اس ملک کی زبردست خدمت کی تھی۔ ان کی موت سے قوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

کنونشن صوبائی مسلم لیگ کے ناظم اعلیٰ میاں امیر الدین نے سخت غم و اندوہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ خبر بے حد افسوسناک ہے مسٹر محمد علی کی موت قومی قیادت میں خلا پیدا کر دے گی۔ یہ قومی پارلیمنٹ کا شدید نقصان ہے

مشرقی پاکستانی طلبا کو مسٹر محمد علی کی بے وقت موت سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ مشرقی پاکستان سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے صدر نے ایک تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ انکی موت ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

صوبائی وزیر خوراک ملک قادر بخش نے کہا ہے کہ قوم ایک نہایت قابل قدر شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔ انہوں نے ملک کی خارجہ پالیسی شاندار طریقے سے چلائی وہ منجھے ہوئے سیاستدان اور دیانتدار محب وطن تھے۔ پاکستان پہلے ہی عظیم لیڈروں کی موت کے صدمے برداشت کر چکا ہے مسٹر بوگرہ کی موت ایک ایسا خلا پیدا کر دے گی جسے پر کرنا مشکل ہو گا۔

مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس منظور قادر نے کہا ہے کہ مجھے اس المناک خبر پر صدمہ پہنچا ہے ان کی موت عظیم قومی نقصان ہے۔

امریکہ الجزائر کو امداد دے گا

واشنگٹن ۲۴رجنوری۔ امریکہ کو اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ الجزائر میں اب سیاسی استحکام پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے چنانچہ حکومت امریکہ الجزائر میں اقتصادی توازن بحال کرنے کے لئے ایک نیا امدادی پروگرام شروع کرنے والی ہے خیال رہے کہ پہلے یہ اطلاع ملی تھی کہ کیوبا جانے پر احمد بن بلا اور صدر کینیڈی کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے تھے اور ان اختلافات کے نتیجہ میں امریکہ نے الجزائر کو امداد دینے کا ارادہ ترک کر دیا تھا لیکن امریکی سرکاری حلقوں نے اس خبر کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ اور الجزائر کے درمیان امداد کی بات چیت شروع ہی نہیں ہوئی ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پاکستان افریشیائی کانفرنس میں شرکت کریگا

کراچی ۲۴رجنوری مسٹر سمیع خاں کی سرکردگی میں پاکستان کا ایک وفد افریشیائی اقوام کی یکجہتی کانفرنس میں شرکت کے لئے ٹانگانیکا جائے گا۔ اس کانفرنس میں جو ۴ فروری سے شروع ہو رہی ہے افریشیائی ممالک کی اقتصادی ترقی سامراج کے خلاف جدوجہد قومی آزادی اور امن عالم کے مسائل پر غور کیا جائے گا۔

عازمین حج کیلئے سپیشل ٹرینیں چلائی جائیں گی

پشاور ۲۴رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے مغربی پاکستان کے مختلف سٹیشنوں سے سپیشل ٹرینیں چلائے گی تاکہ ان سے عازمین حج کراچی پہنچ سکیں گے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ ان اسپیشل ٹرینوں کے لئے تاریخوں کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ ریلوے حکام حاجیوں کی تعداد اسٹیشن اور کراچی کے لئے روانگی کی تاریخ کے بارے میں ضروری اعداد و شمار جمع کر رہے ہیں۔

صوبائی اسمبلی میں اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت حاصل ہو گئی

دوسری زبان میں تقریر کرنے کے لئے اجازت لینی پڑے گی

لاہور ۲۴رجنوری پاکستان میں پہلی بار اس صوبے کی اسمبلی کی سرکاری زبان اردو ہو گی۔ آئندہ سے اسمبلی میں اردو کے علاوہ کسی اور زبان میں تقریر کرنے کے لئے اسپیکر سے باقاعدہ اجازت لینی ہو گی ویسے اراکین اسمبلی کو صوبے کی علاقائی زبانوں پنجابی، پشتو اور سندھی میں تقریر کرنے کی اجازت ہو گی۔ اور انگریزی کی بھی یہی حیثیت ہو گی لیکن اسپیکر سے رسمی اجازت ضروری ہو گی، اس امر کا فیصلہ کل مغربی پاکستان اسمبلی کی قواعد ترتیب دینے والی کمیٹی نے متفقہ طور پر اپنے اجلاس میں کیا ہے۔ پارلیمانی زندگی میں قومی زبان کو سرکاری زبان تسلیم کرنے کا فیصلہ پہلی بار ہوا ہے ورنہ ابھی تک قومی اسمبلی اور خود مشرقی پاکستان اسمبلی میں سرکاری زبان انگریزی ہی ہے قومی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دینے کا فیصلہ اسمبلی کے قواعد میں باقاعدہ شامل کر دیا گیا ہے۔

بائیس ارکان پر مشتمل قواعد کمیٹی نے جس کا ایک اجلاس بدھ کو مسٹر مبین الحق صدیقی سپیکر مغربی پاکستان اسمبلی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ فیصلہ کیا گیا کہ عمومی طور پر صوبائی اسمبلی کے تمام ممبران حاضرین اجلاس سے اردو میں خطاب کریں گے تاہم کوئی ایسا ممبر جو اس زبان میں اچھی طرح اظہار خیال نہ کر سکتا ہو اسے اسمبلی کو انگریزی یا صوبہ کی کسی دیگر منظور شدہ زبان میں خطاب کرنے کی اجازت سپیکر کی طرف سے دی جا سکتی ہے یاد رہے کہ قواعد کمیٹی کو صوبائی اسمبلی کے لئے فرائض سے متعلق نئے قواعد وضع کرنے کا کام تفویض کیا گیا تھا۔ اپنی تین روزہ کارروائی کے دوران کمیٹی نے سوالات و جوابات، تحریک التوا، قانون سازی قواعد میں ترمیم، قراردوں سے متعلق قواعد اور طریق کار سے متعلق عام قواعد کی منظوری دی گئی۔

الوداعی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

کی تحریک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مثمر ثمرات ثابت ہو رہی ہے۔ آپ نے حاضرین کو سالانہ تعلیمی کلاس کے کوائف سے بھی آگاہ کیا اور جن معلمین نے اس کلاس کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی تھی ان کے اسماء بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ آخر میں آپ نے محترم مولانا شمس صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ امتیاز حاصل کرنے والے معلمین میں انعامات تقسیم فرمائیں۔ چنانچہ محترم شمس صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور تقسیم انعامات کے بعد معلمین کو بعض اہم ہدایات سے نوازا آپ نے معلمین صاحبان کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں بچوں کی تربیت پر خاص طور پر زور دیں۔ آپ نے فرمایا اس کے نتیجے میں نہ صرف بچوں کو فائدہ پہنچے گا بلکہ بچوں کے والدین بھی از حد ممنون ہوں گے اور اس کی وجہ سے نتیجۃً معلمین کے دوسرے فرائض کی انجام دہی میں بھی سہولت اور آسانی پیدا ہو گی۔ آخر میں محترم شمس صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

جنگ ہو یا نہ ہو تیاری جاری رکھئے

وزراء اعلیٰ کو نہرو کا مشورہ

نئی دہلی ۲۴رجنوری۔ مسٹر نہرو نے صوبوں کے وزراء اعلیٰ کے نام ایک گشتی مراسلہ میں کہا ہے کہ لڑائی ہو یا نہ ہو لیکن اس کا خطرہ کافی عرصے تک موجود رہے گا۔ انہوں نے اس مراسلے میں کہا ہے کہ اس امر کا کچھ کچھ خدشہ ہے کہ ہمارے کام کی رفتار بتدریج سست پڑ جائیگی۔